Digitized by Khilafat Library Rabwah.

رسالہ

اشاعۃ السنۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر پنجم (بابت جمادی الاول ۱۲۹۶ھ مطابق مئی ۱۸۷۹ء) جلد دوم

جسمیں بعض اصول جواب والہ کالمہ حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کا ثبوت ہے اور بالتفصیل جناب مولوی اصول اہلحدیث پر بحث ہے

منجانب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری

استہار شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

(۱) یہ رسالہ نہ مذہبی مسائل میں ہے نہ ملکی یا قومی یا تواریخی مسائل میں بعض نہیں (۲) مہینہ میں ایکبار چھپتا ہے اور ہر مہینہ کو اخیر میں تقسیم ہوتا ہے (۳) جسقدر روپیہ اسکے عوض میں وصول ہوتا ہے وہ کسی خاص شخص کا ملک نہیں ہوتا۔ اسی رسالہ کے مصارف اجرا میں خرچ ہوتا ہے (۴) جو کچھ اسکے عوض میں کوئی دیتا ہے وہ بطور تحفہ کے ہے نہ میں بلکہ بطور معاونت دین و نشر اشاعت سنت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس صاحب دو جزو رسالہ کے عوض میں تین پیسہ ہوا دیتے ہیں بعضے دو پیسہ اور کوئی کچھ دیتا ہے۔ اور خاص چار پارچہ ہوا دیتے ہیں (۵) جو اگر کوئی صاحب اس رسالہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اس رسالہ کے ہر نمبر کے منتظر رہتے ہیں تو ان صاحبوں کو چاہیئے کہ اپنا نام اور مکمل پتہ لکھکر بھیجدیں تاکہ ہر نمبر کے چھپتے ہی بلا توقف روانہ کیا جاوے اور اگر کسی صاحب کو کسی نمبر کے پہنچنے میں دیر معلوم ہو تو اطلاع دینے سے بلا توقف دوسرا نمبر بھیجا جاوے گا (۶) جو صاحب چندہ ارسال کرنے میں دیر کیا کریں تو وہ اپنا چندہ ڈاکخانہ شاہی میں بیمہ کرا کر بھیجا کریں جہاں کسی صاحب کا موجد ہو وہاں کے ڈاکخانہ میں بھیجا کریں ورنہ ڈاکخانہ شاہی میں بھیجا کریں اور فرماویں بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے اگر نوٹ یا بنک آف بنگال ہو تو بہتر ہے (۷) جو صاحب خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں خریدار ہونا چاہیئے اور اگر کسی کو کچھ پوچھنا ہو تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم جواب لکھ بھیجیں گے (۸) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۹) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۰) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۱) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۲) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۳) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۴) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۵) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۶) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۷) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۸) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۱۹) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے (۲۰) جو صاحب رسالہ کے خریدار ہونا چاہیں تو ہمیں لکھ بھیجیں ہم ہمیشہ کو بھیجدیں گے

در مطبع مصطفائی لاہور طبعشد

جو مقتضاے نیچر انسان کے برخلاف ہے

نماز کی شرائط سے غسل مین کہیگا کہ خروج منی سے (جو نیچر انسان کا اصل اصول ہے اور اسکے ناپاک ہونیسے پہر کسی انسان کا پاک ہونا متصور نہین) تمام بدن کا غسل واجب ہونا اور خروج بول وبراز سے جو حکم نیچر فضلات وسنجاسات سے ہے فقط موضع خروج کے غسل کا واجب ہونا خلاف نیچر ہے۔

اور **وضو** مین کہیگا کہ نجاست (بول براز) تو کہین سے نکلے اور اسکے بدلے منہ مین پانی ڈالکر کلیان کرین اور ناک مین پانے پڑھادین یہ کب نیچر کے موافق ہے

حج مین اتنے بھی بڑہکر کہے گا اور اسکے ارکان وآداب کو جیسے احرام باندھکر اگرمی وجاڑون مین) ننگے سر رہنا۔ کورتہ عمامہ پاجامہ اتار دینا۔ کعبہ کے گرداگرد اور صفا ومروہ کے بیچ مین دوڑتے پھرنا صدہا اونٹ بکریان بلا ضرورت گوشت ذبح کروانا کنکریون کے ڈہیر پر کنکریان پھینکنا۔ خوشبو۔ سنگار۔ جماع کو اپنے اوپر حرام کرلینا۔ یہ سب نیچر انسان کے خلاف ہین۔

وعلی ہذا القیاس صدہا تعلیمات نبویہ کو خلاف نیچر بتادینگے۔ جب انہون آپ کو عہدہ حکومت ومتصفی پر امور پاوینگے

یہ باتین یعنے فرضی نہین کہین بلکہ آجکل کے نیچریون سے (جنکو انہون نے شاعت تہذیب الاخلاق ومتصفی کا سارٹیفکٹ دیدیا ہے۔ اور تقلید محض چمنیسے اڑادیا ہے) بالواسطہ یا بلاواسطہ سنی ہوی نقل کے ہین۔

ضلع لاہور کے حضرات نیچریہ مسلمان کہلاکر اس قسم کی باتین برملا کہتے ہین اور اپنے زریعہ سے مسائل اسلام کی ہنسی کرا رہے ہین ایک شخص کا قول ہے کہ حج بڑی تعذیب ہے دوسرے کا قول ہے کہ خدا تعالے (معاذ اللہ) کیا بیوقوف ہے؟ جسنے تخنے کے نیچے ازار کو منع کیا ہے (یعنے ٹخنوں کا ڈھانکنا اور پاؤں کا گرم رکھنا تو عین موافق عقل ودخل نیچر انسان ہے۔ پہر خدا ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہے

جس نے اس سے سنع کیا ہے وہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے) تیسرے کا قول ہے کہ پیغمبر نے جو تعداد ازدواج کی تجویز کی ہے (معاذاللہ) یہ پیغمبر کی غلطی ہے

بیان شاہد آپ یا آپکے احباب یہ عذر پیش کرین کہ ہمنے عقل انسانی کو ممتحن ٹھہرایا ہے - نہ ہر ایک انسان کی عقل کو - پس اگر کوئی نادان اپنی عقل کی نارسائی پر خودرائی کرے اور تعلیمات نبویہ کا ممتحن ہوکر جسکو اپنی سمجھ مین خلاف نیچر پاوے اسکو بحکم عقل انسانی خلاف عقل قرار دے تو یہ اسکی جہالت ہی نہ ہماری اصول کی اجازت - تو جواب اسکا یہ ہے کہ بیشک جناب نے اپنے اصول مین لفظ عقل انسانی کا استعمال کیا ہے ولیکن اسکو شرح نہین فرمایا - کہ اس سے مراد کونسے انسان ہین یا کس قسم کے یا کتنے اسلئے ہر ایک انسان بدست آویزا اپنے انسان ہونیکے آپکے اصول سے لپٹ سکتا ہے اور اپنی عقل کو جو عقل انسان کے افراد سے ہے ممتحن شریعت بنا سکتا ہے

اور ظاہر ہے کہ عقل انسانی اپنی اطلاق وکلیت کے مرتبہ مین تو ممتحن ہو نہیں سکتی اسلئے کہ کلی کا وجود بجز افراد خارج مین متحقق نہین - چنانچہ علم منطق مین محقق ہے پس عقل انسانی کو ممتحن کہنا افراد عقل انسانی کو ممتحن کہنا ہوا - اور جب آپنے ان افراد کی تجویز نہین کی تو ہر ایک فرد کے مراد ہونیکی گنجایش ہوئی علاوہ بران اس اصل کے ثبوت پر آپنے دلیل ایسی قائم کی ہے جو ہر فرد انسان کو ممتحن بناتی ہے - آپنے عقل کے سبب انسان کے مکلف ہونے کو اپنے اصول پر دلیل ٹھہرایا ہے - جسکا مطلب مفاد (چنانچہ نمبر سابق مین بصفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴ گذر چکا) یہ ہے کہ جس فرد انسان مین مکلف ہونا پایا جاوے اسمین عقل (یعنے ادراک جزئیات احکام) کا وجود ضروری ہے - اس سے ہر فرد مکلف کا احکام جزئیہ کو ادراک کر لینا اور ممتحن ہونیکی لائق ہونا صاف ثابت ہوتا ہے

قطع نظر ان دلائل سے آپ اور آپکے اتباع و احباب کا عمل شبانہ روزی اس تقسیم کا مثبت ہے - اور ہر کسیکو عہدہ ممتحنی پر مامور

کر رہا ہے۔

جس حکم شرعی کے آپنے ترمیم کی ہو۔ آیین عقل انسانی (یعنے سب لوگونکی عقل) سے صلاح نہین پوچھی بلکہ جو بات آپکے یا آپکے چند سکرٹریون کے خیال مین آئی وہی تجویز عقل انسانی سمجھی گئی۔ اور اسیکی بہروسی پر بیسیون احکام شرعیہ کی آپنے ترمیم کردی آپ تو آپ ہین آپکے آدمنے اتباع (جو نہ عربی جانتے ہین نہ فارسی۔ نہ منطقی ہین نہ فلسفی بجز اردو اخبارات پڑہنے کے کچھ لیاقت نہین رکھتے اور تھذیب الاخلاق کے سواء کوئی کتاب دینی یا علمی پڑہ نہین سکتے) فقط اپنی عقل کو عقل انسانی سمجھ رہے ہین۔ اور محض اپنی رائے سے بلا استفسار عقلاء و فضلاء روزگار ترمیم احکام کر رہے ہین۔ میری اسبات کو آپ غلط سمجھین تو کوئی ایک آدہ بات ایسی بتلادین جسمین آپنے یا آپکے اتباع نے روی زمین کے عقلاء سے مشورہ لیا ہو۔ محض اپنے خیال سے اسمین فیصلہ کیا ہو

اور ساتھہ اسکے یہ بھی فرماوین کہ عقل انسانی (یعنے جملہ افراد انسان کی عقل) کی تجویز پر اطلاع کیونکر متصور ہے۔ اور آپ کے یا کسی اور نئے مہذب کے پاس ایسا کونسا آلہ ہے جسکے ذریعہ سے روی زمین کے عقلاء کی رائے معلوم کرلینا ممکن ہے یہ ہوسکے تو جو کچھہ آپکے قول و فعل سے ثابت ہوتا ہے اسکو ان جاوین اور اسبات کو تسلیم کرلین کہ اُس قول و فعل کے مقابلہ مین لفظ عقل انسانی سے قدرتی کرنا کان لم یکن ہے۔ اور قول و فعل جناب اتباع جناب سے ہر ایک کے لئے جو مکلف ہونیکی لایق ہے ممتحن منتخب کی اجازت نکلتی ہے اور اس ممتحن ہونے پر جیسا کہ اسلام مین داخل ہونا ممکن ہے وہ بخوبی معلوم ہوچکا ہے۔

اس امکان کو ہم تب تک نہین جب کسی ہندو یا یہود یا نیچرل اسٹ یا عیسائی یا لامذہب کا اس امتحان کے ذریعہ سے اسلام مین داخل ہونا مشاہدہ کرتے۔ یا آئندہ توقع رکھتے۔ ہم غیر مذہب والونکے مسلمان ہونے اور اس طریق سے مطلب کو پہنچ جانیکی کیا امید

انہین جو جب ہم ملتے ہین داخل ہوتے ہوئے
لوگون کو محسوس طریقون کے استعمال کرنے سے جو اب
اسلام سے خارج ہوتے دیکھ رہے ہین۔
اس اسم مسمیٰ جنیکے استعمال کرنے والون کو
یا بندی اصول شعار اسلام سے آزاد و خود مختار
پاتے ہین۔

جنسے ایکیہ فقہ تہذیب الاخلاق کو اعتقاداً و ایماناً
ہاتھہ مین لیا یا اُسکے مشتغل کے پاس بیٹھا وہ
حشر و نشر و عذاب و ثواب جسمانی سے بیذر ہوا
اور التزام جمعہ و جماعات سے مستغنی بنا۔ اکل و شرب
و لباس مین سیرت محمدیہ کا مخالف ہوا اور صورت
وضع و عادات مخالفین اسلام کو پسند کرنے لگا
اور اس قسم کی باتون کو جو اور پر منقول ہوئین
ورد زبان کیا۔

رہا انکا مسلمان کہلانا اور نبوت آنحضرت سے
انکار سخت تا سویہ وجہ رکھتا ہے کہ ایسا مسلمان
کہلانا جسمین ہنگے نہ پہشکری اور نبوت
محمدیہ کا ایسا اقراری ہونا جسمین آنحضرت کی
تقلید نکرنی پڑے اور اُسکی تعلیمات سے
اپنی سمجھہ کے موافق بات کے لے لینے اور
جو سمجھہ مین نہ آوے اُسکے چھوڑ دینے کا اختیار

باقی رہا جو کچھ مشکل نہین اور اسے انکار کرنیمین
بجز بدنامی و لوگون ہنسی کے کچھ فائدہ نہین

کیا فرق ہے کہ نماز نہ پڑہین۔ روزہ نہ رکھین۔
زکوۃ نہ دین۔ حج نکرین۔ ڈاڑھی منڈا دین
یا کترا دین۔ دھوتی یا پتلون و جاکٹ پہنے
رہین رام داس کشن و رام چند نام رکھا دین۔ باایں ہمہ
بلاشبہ مسلمان اور پوری موحد کہلا دین

اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانون
کے گھر پیدا ہوئے۔ اور ابتدا سے اعتقاد
حقانیت اسلام کے معتقد رہے۔ اب اس
عادت کا خلاف نہین کر سکتے۔ اور دین اسلام
اور اُسکے بانی کے عام صریح طور پر تکذیب کرنا
پسند نہین کرتے۔ لہذا جب اُسکی کوئی بات
بزعم خود خلاف عقل پاتے ہین تو بعضی
اسمین اپنی ہوا یا عقل کے موافق تاویل کرکے
تکذیب صریح سے بچ جاتے ہین۔ اور بعضے

اپنے مضمون کا نشان کے اخیر مین اُس شخص کو جو وحدت ذات
و صفات و عبادت خدا کا قائل ہے گو بظاہر پنجوقتہ نماز
مسلمان نہین کہتا بلاشبہ مسلمان اور پورا موحد کہا ہے۔
اور یہی فتوی ایک شخص کا جو دل سے متقد اسلام ہے
پر بظاہر ہندو) دیا ہے جسکے دست آویز سے وہ ابتک ہندو (اسلام
ظاہر نہین کرتا اور نہ شعار اسلام نماز و روزہ وغیرہ کا پابند ہوتا ہے

اس خاص امر مین تکذیب کو جائز سمجھکر کے یہ کہدیتے ہین کہ پیغمبر نے اس امر مین غلطی کی ہے اور کہتے ہین اس غلطی خاص سے اُنکی نبوت عموماً باطل نہین ہوئی -

اتنی رعایت بھی وہ جب ہی کرتے ہین کہ مسلمانون کے گھر پیدا ہوئے ہین اور ایک مدت سے اوعار حقانیت کے عادی رہے - اگر یہ مسلمانون کے گھر پیدا نہوتے اور اس امتحان کے ذریعہ سے اسلام مین داخل ہونا چاہتے تو ہرگز داخل نہوتے - کہین نہ کہین اپنی عقل کو ادراک اسرار احکام شرعیہ سے قاصر و عاجز پاتے وہین تکذیب و انکار صریح کو زبان پر لاتے - کچھ تفصیل و تائید اسمضمون کی تمثیلات شق دوم سے ہوگی ان شاء اللہ تعالے

شق دوم یعنی متعنی کے اختیارات ملجانے پر باوجود اقراری ہونیکے اطاعت سے خارج رہنا شق اول سے بڑھکر ظاہر و عیان ہے - اور مستغنی از اثبات و بیان - شق اول مین تو مقتضیات و لوازم سے اثبات مدعا کرنا پڑا تھا - اس شق کا مضمون آنکھ سے دکھائی دے رہا ہے - واقعی نظر آتا ہے -

جو لوگ اپنی عقل (ناقص) کو پیغمبر اور وحی کا معیار و میزان کا ممتحن بنائے ہوئے ہین اور اسیکو معیار و میزان صداقت جملہ تعلیمات نبویہ سمجھی ہوئے ہین - اور اطاعت پیغمبر کو خاص اسی امر مین واجب مانتے ہین جسکو اپنی عقل کے موافق جانتے ہین - وہ اطاعت صدہا احکام شرعیہ نبویہ سے مسلمان ہوکر باغی ہین اور اسکی مخالفت مین مبتلا ہلاکت و ساعی -

پھر بعضی انمین سے صاف تکذیب و تغلیط پیغمبر کرتے ہین - اور کئی مسائل مین پیغمبر کی غلطی اور رسم جہالت کی پابندی کے مدعی ہین اور بعضی تاویل و تحریف کے ساتھ انکی باتون کی تسلیم و اعتقاد سے منحرف ہین -

یہان چند **تمثیلات** بطور نمونہ خروار و یکے از ہزار نقل کرتا ہون جو انکی تحریرات یا تقریرات مین دیکھے یا سنے ہون

استرقاق (لونڈی غلام بنانے) مین یہ کہتے ہین - آزادی بچہ انسان مین داخل ہے - اور یہ حکم اسکے مخالف ہے - اسلئے اسکا ابطال واجب ہے - بنا علیہ اسکو رسوم جاہلیت و عادات کفار سے ٹھیراتے ہین

اور آنحضرت کے قول و فعل صحابہ کے عام تعامل کو کچھ خیال مین نہین لاتے سود کے باب مین وہ بات کہتے ہین جو کفار مکہ پہلے کہہ چکے ہین انما البیع مثل الربو یعنی سود لینا دینا ایسا ہے جیسے بیع شراکرنا - اور کہتے ہین تھوڑا سود لینے یا دینے مین کوئی ضرر متصور نہین - اور ایک کا دوسرے کو نفع پہنچانا متیقن ہے پس اس سے عموماً و مطلقاً یعنی ہر صورت سے روکنا خلاف نیچر و نامقبول ہے - لابد ممانعت سود اسی حالت پر محمول ہے جسمین ضرر ظاہر ہو اور ایک کا دوسرے کو لوٹنا متصور - یعنے ایک روپیہ کے بدلے دس لے لینا چنانچہ لاتاکلوا الربو اضعافا مضعفۃ مصداق ہے اور اطلاق و عموم آیات کو جو قلیل و کثیر کو حرام کرتے ہین جیسے احل اللہ البیع وحرم الربوا - الذین یاکلون الربوا وغیرہا کو خیال مین نہین لاتے ایسا ہی قمار[1] مین کہتے ہین اور بنا علیہ لاٹری وغیرہ جسمین ضرر کم ہے اور نفع زیادہ جائز بتلاتے ہین اور عمل مین لاتے ہین - اور عموم و اطلاق آیت والمیسر من عمل الشیطان کیطرف توجہ نہین فرماتے -

شراب مین کہتے ہین کہ یہ در اصل حکم نیچر عمدہ چیز ہے خون صاف پیدا کرتی ہے جسکے پیدا ہونے سے صدہا نیچری فوایدکی توقع ہے - پھر جو اسمین حرمت کا حکم وارد ہے وہ بلحاظ ضرر ہے جو زیادتی و بے اعتدالی سے پیدا ہونیکا احتمال رکھتا ہے - بنا علیہ عموماً و مطلقاً شراب کو حرام کرنا خلاف نیچر و نامعقول ہے - اسلئے اسکی حرمت اسی حالت پر محمول ہے کہ کوئی بہ نیت تہی (یعنے کھیل تماشا) اسکو نوش کرے یا مقدار مفید سے بڑھکر اسقدر پیے جسمین اپنی عقل کو جو راس المال انسان ہے کھو بیٹھے اور جو بہ نیت تقویت و کمال صحت اسکو استعمال مین لاوے یا کسی دوا مین اسکو برت لے اور حد اعتدال سے خارج نہو - اسکے لئے وہ حرام نہین ہوسکتی ہے

اور یہ نہین سوچتے کہ حکیم رحمانے طبیب ربانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] یعنے سود کئی دو گنی مرت کہاوے ۵۲ خدا نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام ۱۲ ۳ جو لوگ سود کہاتے ہین وہ قبر مین سے ایسے اٹھینگے جیسے ہون کا جوا ہیبت سے اٹھتا ہے ۱۲

قلیل کا کثیر شراب کو حرام فرمایا ہے اور دوا میں استعمال کرنے سے بھی منع کر دیا

اسی قسم کی **صدہا باتین** یہ حضرات کرتے ہین ان سب کا شمار مین ضروری نہین سمجھتا اور قصد مین دعوی کیواسطے ایک مثال کو کافی خیال کرتا ہون یہ باتین انکی عوام کی نسبت نہین ہین بلکہ اکثر خواص کے قول و فعل سے ثابت ہین

استرقاق - سود - قمار کی نسبت جو یہان بیان ہوا ہے وہ آجکل کے خواص کی تحریرون یا تقریرون مین دیکھا گیا ہے

شراب کی نسبت جو ذکر ہوا - یہ انکے ائمہ و اکابر حکماء سے مروی و ماثور پایا ہے شیخ الصناعۃ و امام الفلاسفہ **ابو علی بن سینا** وغیرہ حکماء شراب مین بھی خیال رکھتے ہین - اور بلا تردد نوش جان فرماتے -

قال الامام الغزالی فی کتاب

المنقذ من الضلال

ثم رایتا فتور الاعتقادات فی اصل النبوۃ ثم فی حقیقۃ النبوۃ ثم فی العمل بها شرحۃ النبوۃ وتحققنا شیوع ذلک بین الخلق فنظرت الی سبب فتور الخلق وضعف ایمانهم بها فاذا هی اربعۃ سبب من الخائضین فی علم الفلسفۃ وسبب من الخائضین فی علم التصوف وسبب من المنتسبین الی

چنانچہ امام غزالی جو آپ کے معتقد علیہ ہین کتاب منقذ من الضلال مین فرماتے ہین پہر مینے لوگون کا فتور اعتقاد اصل نبوت مین دیکھا - پہر اسکی حقیقت کے سمجھنے مین پہر ان باتون پر عمل کرنے مین جو نبوت نے کہہ ہے ہین

پہر تحقیق کیا کہ یہ باتین لوگون مین کیون پہیل گئین تو لوگون کے فتور اور نبوت پر ایمان نہ ہونے سستی کے چار سبب پائے

(۱) سبب اول انکی طرف سے جو علم فلسفہ مین غور کرتے ہین

(۲) انکی طرف سے جو علم تصوف مین ڈوبے ہوئے ہین

(۳) انکی طرف سے جو دعوی تعلم کیطرف منسوب ہین

دعوی التعلم

وسبب من معاملة المومنين
من العلماء فيما بين الناس
فقائل يقول لو وجبت المحافظة على
ما نقول كان العلماء احد بذلك وقد ان
من العلماء المشاهير من الفضلاء لا يصلي
وقائل ان يدعي علم التصوف ويزعم انه بلغ
مبلغا ارتقى عن الحاجة الى العبادة

وقائل ثالث يتعلل بشبهة اخرى من
شبهات اهل الاباحة وهم الذين ضلوا عن طريق
وقائل رابع لقي اهل التعليم فيقول الحق
مشكل والطريق اليه مسدد

وقائل خامس يقول لست افعل هذا تقليدا
ولكني قرأت علم الفلسفة وادركت حقيقة
النبوة
وان حاصلها يرجع الى الحكمة والمصلحة
وان المقصود من وعيدا تها ضبط عوام

یعنی بڑے غم خود چھپے ہوئے امام مہدی سے علم
سیکھنے کا دعوی رکھتے ہین

(۴) انکی طرف سے جو عالم ہوکر لوگون مین جاہلون کے
سے کام کرتے ہین پس کوئی تو کہتا ہے کہ اگر تعلیمات
نبویہ پر محافظت ضروری ہوتی تو فلانے فلانے علماء
اس محافظت کے زیادہ لائق تھے اور انکا یہ حال
ہے کہ نماز نہین پڑھتے شراب پیتے ہین

دوسرا علم تصوف کا مدعی ہے اور یہ دعوی کرتا ہے کہ مجھ
اس رتبہ تک وصول ہوگیا ہے کہ اب نماز وعبادت
کی مجھ حاجت نہین رہی

تیسرا فرقہ اباحیہ کے شبہات کا بہانہ کرتا ہے اور یہ وہ لوگ
ہین جو طریق تصوف مین پڑکر راستہ بھول گئی ہین
چوتھا کسی تعلیمی کو (جو امام مہدی سے تعلیم پانے کے
مدعی ہین) ملا تو اُس نے یہ کہدیا کہ حق کا دریافت کرنا
مشکل ہے - اور اسکے طرف راستہ اب بند ہے (کیونکہ
امام مہدی چھپے ہوئے ہین)

پانچوان کہتا ہے مین یہ کام (تعلیم نبوی کی محافظت
مین سستی) کسی کی تقلید سے نہین کرتا - بلکہ علم فلسفہ
پڑھا ہوا ہون اور حقیقت نبوت کو خوب پہچان چکا
ہون اسکا خلاصہ یہی حکمت ومصلحت ہے (یعنی جو
ہم لوگون کو معلوم ہے) اور نبوت کے وعید (ڈر

الخلق وتقييدهم عن التقاتل والتنازع
والاسترسال في الشهوات فانا من
العوام الجهلاء حتى ادخل في حرج التكليف
وانها انا من الحكماء اتبع الحكمة وانا بصير
فيها مستغن بها عن التقليد

هذا منتهى ايمان من قرء فلسفة الاطبيين
منهم وتعلم ذلك من كتب ابن
سينا وابي نصر الفارابي وهولاء هم
المتحلون منهم بالاسلام وربما تركي
الواحد منهم بقرء القران ويحضر الجماعات
والصلوات ويعظم الشريعة بلسانه و
لكنه مع ذلك لا يترك شرب الخمر
وانواعا من الفسق والفجور واذا قيل
له انكانت النبوة غير صلحية فلم
تصلي فربما يقول لرياضة الجسد
وعادة اهل البلد وحفظ المال والجاه
وربما قال الشريعة صحيحة والنبوة
حق فيقال له لم تشرب الخمر فيقول انما
عن الخمر لانها يورث العداوة والبغضاء
وانا الحكمة مجتنب عن ذلك

کی خبر ہیں اور عذاب کے وعدے) سے مقصود خلائق کا ضبط
رکھنا اور انکو لڑنے اور جھگڑنے اور شہوات نفسانی
میں چٹے رہنے سے روکنا ہے اور میں علوم سے نہیں
ہوں کہ اس تکلیف کے بل میں پھنس بیٹھوں میں تو حکیم
ہوں اور اسمیں خوب نظر رکھتا ہوں اور اسکے سبب
تقلید پیغمبر سے بے پرواہ ہوں

یہ **ایمان فلاسفہ** کا اخیر درجہ ہے جو کتب ابو علی ابن
سینا اور ابو نصر فارابی سے جو از انجملہ بلباس اسلام
زینت ظاہر کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے بعضی انمیں سے
قرآن پڑھتے ہیں اور جماعتوں اور نمازوں میں حاضر
ہوتے اور زبان سے شریعت کی تعظیم ظاہر کرتے
ہیں - ولیکن مع ذلک شراب بھی پی لیتے ہیں اور
کئی قسم کے فسق و فجور کو نہیں چھوڑتے

اگر کوئی انکو کہتا ہے کہ اگر تمہارے خیال میں نبوت صحیح
نہیں تو تم نماز کیوں پڑھتے ہو تو کہتے ہیں بدن کی
اسمیں ریاضت اور عادت شہر والونکی موافقت ہے -
اور فرض مسلمانوں سے جان و مال کی حفاظت -
اور کبھی یہ بھی کہتے ہیں کہ نبوت صحیح ہے اور شریعت
حق ہے - پھر جو انکو شراب پینے کی وجہ پوچھی جاتی ہے
تو کہتے ہیں شراب ہمیں اسلئے منع ہے کہ وہ اپسمیں عداوت
و بغض پیدا کرتی ہے - اور میں اپنی تک کے سبب اس سے

۳ یہ بیسنہ وہی ہے جو ہمنے ۲۰ نمبر میں کہی تھی اور آگے بھی بظاہر مسلمان ہونے اور رکھنے کی وجہ یہی ہے

چونکہ ہمارے نبی کی وحی میں [illegible] جسمیں [illegible] ہے
[illegible] کی نبوت نہیں

[illegible] ہے [illegible] ہی [illegible]
[illegible] کی [illegible] دیکھو
[illegible] ہے [illegible] ولد [illegible]
[illegible] شریعۃ ولا یقصرون [illegible]
[illegible] ولا یشربون الخمر تلمیحا

وہ ان منتھی حالتہ فی صفاء الایمان
والالتزام العبادات ان استثنی شرب
الخمر لغرض التشفی

فھذا ایمان من یدعی الایمان منھم و
قد انخدع بھم جماعۃ وزادھم انخداعا
ضعف عارض المعتذر علیھم و
علیھ ویجد حرج علم الھند [illegible] ویعذر

یہ اسکی صفائی ایمان والتزام وعبادت کی حالت کا آخر
درجہ ہے جسمیں وہ شراب خوری کو بنیت تشفی استثنا
کرتا ہے۔

ایسا ہی انکے سب ہمایان ایمان کا حال ہمزن لوگوں کے
سبب بہت لوگ دھوکا کھا گئے ہیں۔ اور انکے
دھوکہ کو مدتہ فعیین کے ضعیف اعتراضوں نے جو انکا
علم نہ رکھنے منطق ہیں وہ کنے ہیں اور زیادہ کردیا ہے

ایسی ہی باتیں **ابونصر فارابی** سے منقول ہیں جنکی نقل وتفصیل میرے حاجت سے زاید و
فضول ہے۔ اور ان باتوں کا بغاوت ہونا ظاہر ہے اور ایسی خود ختاری اطاعت بغاوت سے
بدتر۔ **یہی وجہ ہے** کہ علماء اسلام ایسے طور پر نبوت کی تسلیم کو انکار سمجھتے ہیں اور وہ سطح
سے ماننے والوں کو منکر و خارج از ملت خیال کرتے ہیں۔ میں اسکی شہادت میں کسی فقیہ
یا محدث کا قول پیش کروں تو آپ اسکی طرف التفات نکریں گے۔ اور وہی اپنی قدیم بات کہ "ہمیں
انکے کالی کالی کھڑکی فنون سے پھیں ڈرا" پیش کردیں گے۔ لہذا اسباب میں نقل و

[illegible] کے اعتقاد بطریق نبوت فتوی ابن [illegible] شیعہ میں [illegible]

اس قسم کے دعوے پر تعجب ہوتا ہے جو پڑھے لکھے ہوں وہ تو ایسی باتوں کو نہیں مانتے ہیں اور تطبیق معقول اور منقول میں بہت کوشش کرتے ہیں اور کچھ نہ کچھ تاویل کرتے ہیں اور اگر کوئی ایسی بات ہو جو تاویل کے قابل نہ ہو تو اس کو تہذیب الاخلاق میں ہو سکے تو اعتقاد بدلنے کی کوشش کرتے ہیں پس اگر آپ نے اس کتاب کو نہیں دیکھا ہے تو ضرور دیکھئے اور جو کچھ اس میں غزالی نے لکھا ہے اس کو اعتقاد نہ کیجئے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر اعتقاد کر لیجئے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے اور جو کچھ اس میں غزالی نے سمجھا ہے اگر وہ سمجھا ہوا نہ ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر غزالی کا سمجھا ہوا ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر غزالی کا سمجھا ہوا ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر غزالی کا سمجھا ہوا ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے

امام غزالی نے رسالہ منقذ من الضلال

قال الغزالی فی المنقذ من الضلال بعد ذکر ما یقارن اکثر هؤلاء هن الضلال وقعود الآن الی ما ذکرته من سبب ضعف الایمان وقد ذکرت طریق تدارکه فنقول من هذا الذی ادعوا حیرته بما شرعوا من التعلیم فما ذکرناه فی القسطاس المستقیم فلا نطول بذکره هذه الرسالة واما ما توهموا هل الاباحة فقد حصرنا شاهدها فی سبعة انواع وکشفناها فی کتاب کیمیاء السعادة واما من اصلا یمانه بطریق الفلسفة حتی انکر اصل النبوة فقد ذکرنا حقیقة النبوة ووجوبها بالضرورة بالدلیل وجود علم خواص الادویة بالتجربة فعلم انما قدمنا هذه المقدمة لاجل ذلک وانما اوردنا الدلیل من خواص الطب والنجوم لانه من نفس علومهم ونحن نبین لکل عالم بفن من العلوم

امام غزالی نے رسالہ منقذ من الضلال میں ان لوگوں کے وقوع الشک میں بعد بعد ہونے کے اسباب ہم ان کے سبب ضعف کا پہلے ذکر کرتے ہیں اور ان کو دینی ہدایت اور نصیحت کرتے ہیں وہ یہ بتلاتے ہیں پس جنہوں نے اہل فلسفہ کی سنی سنائی باتوں کے سبب حیرت کا دعوے کیا ہے تو اس کا علاج تو وہی ہے جو ہم کتاب قسطاس مستقیم میں ذکر کر چکے ہیں۔ اس رسالہ کو اسکے ذکر سے طول نہیں کرتے اور جو اہل اباحت شبہ اور اوہام پیش کرتے ہیں۔ انکا ساتھ قسم میں حصر و ضبط کیا ہے کیمیا سعادت میں کر دیا ہے اور جو اپنا ایمان فلسفہ کے طریق پر بگاڑ چکے ہیں جنہوں نے اصل نبوۃ کے منکر ہو بیٹھے ہیں ہم نے حقیقت نبوت کو ذکر کیا ہے اور وجود نبوت بدلیل وجود خواص ادویہ و نجوم وغیرہ بتا چکے ہیں۔ ہمنے اس مقدمہ کو اسی واسطے پہلے ذکر کر دیا ہے ہم دلیل وجود نبوت خواص طب و نجوم سے اسلئے ذکر کئے ہیں کہ یہ خود انکے علوم ہیں۔ اور ہم ہر فن کے

[illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو [

والتراب فما يعتبر زيادتهما معلوم
ان الماء لا من الماء والتراب لا يبلغ
تبريد شئ في البواطن الى هذا الحد
علو حر صبي بهذا ولم يحر يقال
هذا محال - والدليل على استحالة
ان فيه جزء ناريه وهوائية والاجزاء
النارية الهوائية لا تزيده برودة

فقد ركل ماء وتراب وهو كيفية
هذا اذا اعتبر في التبريد واذا ضم
اليه حد من فيه لا يوجب ولي

وبقدر هذا برهانا - واكثر براهين
الفلاسفة في الصعبيات والالهيات
مبنى على هذا الجنس فانهم تصرفوا
لامور على قدر ما عقلوه ووجدوه
وما لم يعقلوه او لم يجدوه قدروا
استحالة

فلو لم يخبر الرسل بالتضاد قة ما لوفة و
ادعى مدع انه عند رؤية الحواس

پانی وغیرہ کے سبب سے بہ رہی ہیں - کیونکہ یہی دونوں عنصر
بہ رہی ہیں اور یہ خود معلوم ہے کہ سیرون پانی اور
مٹی کی تبرید کسی خبر میں اس حد تک نہیں ہوتی -
پھر اگر کوئی کسی عالم الطبعی کو فیون کا زہر قاتل ہونا
بتلاوے اور وہ اسکے تجربہ میں نہ آئی ہو تو وہ اسکو
محال کہیگا اور اسکے محال ہونے پر یہ دلیل قائم کریگا
کہ اس فیون میں ناری ہوائی اجزا بھی ہوتی ہیں -
اور اجزاء ناری ہوائی پانی مٹی کی برودت کو
زیادہ نہیں کر دیتی

اور (سمجھا تین) افیون کو بسیط اجزاء پانی اور مٹی
فرض کر لینے سے اسکی ایسی مفرط تبرید ثابت نہیں
ہوتی تو اسکی ساتھ اجزاء حارہ ہوا و آگ ملجانے سے
اس حد تک تبرید کیونکر ثابت ہو سکتی ہے

اسکو وہ یقینی دلیل سمجھے گا اور افیون کا زہر ہونا
نہ مانیگا - اور فلسفیون کے اکثر دلائل طبعیات والٰہیات
میں اسی قسم کے ہوتے ہیں - وہ اشیاء کی وہی حقیقت
سمجھتے ہیں جو عقل یا وجود میں پاتے ہیں - اور
جسکو سمجھ نہیں سکتے یا اسکو موجود نہیں دیکھتے اسکو
محال ٹھہرا لیتے ہیں

اور اگر یہی خواہیں لوگون میں مالوف و معتاد نہ ہو تو
اور پھر کوئی دعوی کرے کہ میں بوقت تعطل وسکون

وھذہ حالۃ النار بنکرھہ من لم یرالنار
اذا سمعھا واکثر الناس رجعوا الی الاخرۃ ھو
من ھذا القبیل فقول الفلسفی قد اضطرت
الی ان اقول فی الافیون خاصیۃ فی المنبر
لیس علی قیاس العقول - فلا یجوز ان
یحکی فی الاوضاع الشرعیۃ من الخواص فی
مداواۃ القلوب و تصفیتھا ما لا تدرک
بالحکمۃ العقلیۃ بل لا یبصر ذلک الا نور
النبوۃ

وقال فی مفتتح الرسالۃ بعد ما ذکر اشتغالہ
بالفلسفۃ و تبحرہ فیھا

القول فی اصنافھم و شمول سمۃ الکفر
والالحاد لکافتھم اعلم انھم علی کثرۃ
فرقھم و اختلاف مذاھبھم ینقسمون

وہ ان سب میں سے جو کہ ان کو عقل پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو ہوا و ہوس پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو خواہش پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو ریا پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو شہرت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو مال پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو عزت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو عیش پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو آرام پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو عافیت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو زندگی پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو موت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو دوزخ پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو جنت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو دنیا پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو خدا پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو رسول پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو قرآن پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو حدیث پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو فقہ پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو تصوف پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو علم پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو جہل پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو ہدایت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو ضلالت پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو ایمان پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو کفر پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو اسلام پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو نفاق پر ترجیح دیتے
ہیں ان میں سے جو کہ ان کو دین

صنف الاول الدهريون وهم طائفة من
الاوائل ابن مجدد الصانع المدبر العالم القادر
وزعموا ان العالم لم يزل موجودا كذلك بفعله
بلا صانع ولم يزل الحيوان من نطفة والنطفة من
حيوان كذلك كان وكذلك يكون بلا ذهو
هم لزاهقة

الصنف الثاني الصابئون وهم قوم اكثر بحثهم
عن علم الطبيعة وعن عجائب الحيوان وفي
النبات واكثروا الخوض في علم تشريح
قراءة وافيهما من عجائب صنع الله عز وجل وبدائع
حكمه ما اضطر وامعه الى الاعتراف بقاطر حكمه
مطلع على غايات الامور ومقاصدها
ولا يطالع علم التشريح وعجائب منافع الاعضاء
مطالع الا ويحصل له هذا العلم الضروري
بكمال تدبير الباري في بنية الحيوان لا سيما بنية
الانسان هؤلاء لكثرة بحثهم عن الطبيعة
ظهر عندهم لاعتدال المزاج تاثير عظيم
في قوام قوى الحيوان يقظوا ان القوة
العاقلة من الانسان تابعة لمزاجه ايضا
وانها تبطل ببطلان مزاجه فيعلم
انها اذا

فصل اول

یہ تقدمین سے ایک جماعت
ہے جنہوں نے دہریہ - عالم - قادر کا انکار
کیا - اور یہ کہا کہ یہ عالم خود بخود بنا خالق چلا آتا ہے
ہمیشہ سے حیوان نطفہ سے پیدا ہوا اور نطفہ حیوان سے
اور ایسا ہی ہمیشہ ہوتا رہیگا

یہ لوگ مرتدین

قسم دوم

طبعی ہیں جنہوں نے عالم طبیعت عجائبات
حیوانات و نباتات سے بہت بحث کی - اور علم تشریح
اعضاء حیوانات کو بہت ٹٹولا -

پس اسمیں عجائبات مصنوعات الٰہی کو جو دیکھا تو لاچار
ایسے خالق کے قائل ہوگئے جو بڑا حکمت ہو - اور
انجام و اغراض اشیاء کا علم رکھے

اس علم تشریح اور اغراض (و فوائد) اعضاء میں
جو کوئی غور کریگا - اسکو ضرور وجود خالق کا یقین
ہوگا -

والیکن ان لوگوں نے طبیعت میں بہت بحث کرنے سے یہ بات
خیال میں کی ہے کہ اعتدال مزاج انسان حیوان کو بڑی
قوتوں کے قوام (و بقاء) میں بڑی تاثیر ہے -
اور یہ سمجھ لیے قوۃ اور اکیہ انسان بھی اسکی مزاج
کے تابع ہے - اور وہ بطلان مزاج سے باطل و فنا
ہو جاتی ہے - جب مزاج انسان کا عدم تک تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

[illegible]

[illegible] لا تموت ولا تعود
تجد والآخرة وانكروا الجنة والنار
والعقوبة والحساب فلم يتوعدهم
للطاعة ثواب ولا للمعصية عقاب
ن نخل عنهم اللجام وانهمكوا في الشهوات
انهماك الانعام وهؤلاء ايضا زنادقة
لان الاصل في الايمان هو الايمان بالله
تعالى واليوم الآخر وهؤلاء جحدوا اليوم الآخر
الصنف الثالث الالهيون وهم المتأخرون
منهم سقراط وهو استاذ افلاطون - و
افلاطون استاذ ارسطاطاليس
وارسطاطاليس هو الذي رتب لهم المنطق
وهذب العلوم وختم لهم ما لم يكن
مختما من قبل فانضج ما كان نضجا - واوضح
ما كان ابهم من علومهم - وهم بجملتهم
ردوا الصنفين الاولين من الدهرية
والطبيعية وردوا في الكشف عن
فضائحهم ما اغنوا به غيرهم

[illegible] فوت تو بھی خدا رہوگا - اور جب اسکا
خدا رہوگا تو [illegible] ہوگا جنانچہ اسکا
خیال ہم [illegible] تصور ہو -

پس وہ قائل ہوگئے کہ نفس مر جائیگا تو پھر اُسکا
اعادہ نہوگا اور درجور قیامت و بہشت و دوزخ و حساب
وکتاب کے منکر ہوگئے - اُنکے نزدیک طاعت کا کچھ
ثواب نہین اور معصیت پر کچھ عذاب نہین -

پس اُن (کے منہ) سے تکلیف کی لگام نکل گئی -
اور شہوات نفس مین جانوروں کیطرح یہ منہمک
ہوگئے - یہ بھی ویسے ہی مرتد ہین اسلئے کہ قیامت
پر ایمان اصل ایمان ہے اور یہ اسکے منکر ہین

قسم سوم الہیات ہین بحث کرنیوالے ہین - وہ

اُن سے پہلے ہین از انجملہ سقراط ہے جو افلاطون کا
استاد ہے اور افلاطون ارسطو کا استاد ہے
ارسطو وہ شخص ہے جسنے منطق کو مرتب کیا - اور علوم کو
مہذب - اور جن علوم کا پہلے خمیر نہوا تھا اسکا خمیر کر دیا
اور جو کچے تھے انکو پختہ بنا دیا اور جو مبہم تھے انکو واضح
کر دیا ان مبہمون نے پہلے دونو اقسام کے لوگون
دہریہ اور طبیعیہ کو رد کر دیا اور انکی فضیحتون کے بیان
مین وہ کچھ لائے ہین جس سے اور ذکر بیان سے
مستغنی کر گئے

انکے مقابلہ سے بچالیا

ارسطو نے ان [illegible] اکہ اور چار [illegible]
[illegible] کو [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[

ہیں ان میں سے ان ہی کو نقل کیا ہے جو وہ مسائل

اور صفہ بن منسوب بہ بدعت کرنا

کے ہے

اور وہ مسائل ثلثہ (جنمیں انکی تخطیہ واقع ہوئی) ان

وہ سب قانون کے مخالف ہیں ان کا قبول کرنا نہیں

سے کہ رعایا کو احتمال اسلام ہو کہ اور کس قول

وعذاب فقط ارواح ہی کو ہونگے۔ اور عقوبات روحانی

ہونگے نہ جسمانی

یہ قول اور دعوے نے صحیح نہیں کہ عقوبات ہمیں روحانی

ہونگی اور یہ تنذیب کے واسطے کافی ہیں۔ ولیکن

ہوگا کہ عقوبات جسمانی بھی

جسپر قرینہ ناطق ہے اسکے کفر کیا اور ازانجملہ انکا

قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو

نہیں جانتا۔ یہ بھی صریح کفر ہے

اس بہتان کو کہ وہ مسلمان قائل نہیں ہوا

اور وہ ہر خیرالی

من القرن والاصل منصوص بیان کل من کذب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فھو کافر۔ الا ان تکذیب علی حراتب ثم ذکر فی المرتبۃ الاولی الیھود و النصاری وفی الثانیۃ البراھمۃ المنکرین لاصل النبوۃ والدھریۃ المنکرین لوجود الصانع ثم قال المرتبۃ الثالثۃ الذین یصدقون بالصانع والنبوۃ ویقصدون النبی ولکن یعتقدون امورا تخالف نصوص الشرع وکل یقولون النبی محق و ما قصد بما ذکرہ الا اصلاحا للخلق و لکن لم یقدر علی التصریح بالخروج لانھم الخوتن دمرکہ وھو کلام سقیم فلاجرم ویجب القطع بتکفیرھم فی ثلث مسائل

وھی انکارھم الحشر للاجساد والتعذیب بالنار والتنعیم فی الجنۃ بالحور العین والماکول والمشروب والملبوس

والاخری قولھم ان اللہ تعالی لا یعلم الجزئیات وتفصیل الحوادث وانما یعلم الکلیات وانما الجزئیات یعلمھا الملائکۃ بھمانیۃ

فرقوں کے بیان میں جنکی تکفیر واجب ہے۔

اسمیں قطعی قاعدہ یہ ہے کہ جسنے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کی وہ کافر ہے۔ لیکن یہ تکذیب کئی مرتبہ کہنی ہے پہلی مرتبہ میں یہود و نصاریٰ کو ذکر کیا۔ دوسرے میں براہمہ کو جو اصل نبوت کے منکر ہیں اور دہریہ کو جو وجود باری سے منکر ہیں پھر کہا۔ تیسری مرتبہ میں وہ لوگ ہیں جو خالق او۔ نبوت کو مانتے ہیں اور نبی کو سچا کہتے۔ پر یہ کئی ایسے امور کے معتقد ہیں جو نصوص شرع کے مخالف ہیں لیکن صریح تکذیب نبی سے بچنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ نبی ہی فوق کہنے والا۔ اور جو کہتا ہے اسمیں بجز اصلاح خلائق کچھ مراد نہیں رکھتا ولیکن اسکی بات کو وہ صاف صاف نہیں کہہ سکا کیونکہ لوگ اس کے سمجھنے سے عاجز تھے۔ یہ لوگ فلاسفہ ہیں جنکا ذکر کہنا تین مسائل میں قطعاً واجب ہے

(۱) انکا حشر اجساد اور عذاب دوزخ اور نعیم جنت (موٹی موٹی آنکھوں والی عورتوں اور کھانے پینے پہننے کی چیزوں) سے انکار کرنا۔

(۲) انکا یہ قول کہ اللہ تعالی جزئیات کو نہیں جانتا فقط کلیات ہی کو جانتا ہے۔ جزئیات کو فرشتے ہی جانتے ہیں

... فهو من العدم بالرتبة بمثل ...
... هذا على معلول الا فلم يزالا ...
فرجع متساويين

عالم ہی ایسا تقدم ہوتا ہے جیسے علت کو معلول پر ہوا کرتا ہے یعنی تقدم ذاتی یا رتبی نہ زمانی ورنہ دونون ہستی مین برابر ہین

وهؤلاء اذا اوردنا عليهم آيات القرآن زعموا ان الذات العقلية تقصر الافهام عن درکها فتمثل لعمد ذلك بالذات الحسية وهذا اكفر صحيح القول به لابطال الغاية الشرائع وسد باب الاهتداء بنور القرآن واستفادة الرشد من قول الرسول

ان لوگون پر جب آیات قرآن کو (جو عذاب ثواب حسی کے مثبت ہین) پیش کیا جاتا ہی تو (سمجھ ہوکر انکی جواب ہین) یہ کہتی ہین کہ لوگونکی عقول و افہام اور ادراک ذات عقلیہ سے (جو واقعی قیامت کے دن ہونگی) قاصر تھی اسلئے انکو ذات حسی سے مثال کر سمجھایا گیا ہے۔ اور یہ بات انکی صریح کفر ہے اور اسمین فائدہ شریعت کا ابطال ہے اور نور قرآن سے ہدایت لینے اور قول رسول سے فائدہ اُٹھانے کا دروازہ بند کرنا ہے

فانه اذا جاز عليهم الكذب لاجل المصالح بطلت الثقة باقوالهم فما من قول يصدر منهم الا ويتصور ان يكون كذبا واما قوله الصحيح

جب رسولون کا بنظر مصلحت جھوٹ بولنا جائز ہوا تو انکی باتونپر اعتماد کیا رہا۔ جو بات انہون نے کہی ہو وہ اس احتمال کی محتمل ہوسکتی ہی کہ واقع مین یہ جھوٹ ہو۔ اور بنظر مصلحت انہون نے کہی ہو۔

فان قيل فلم قلتم مع ذلك بانه كفر قلنا لانه عرف قطعا من الشرع ان من كذب رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو كافر

اگر کوئی سوال کرے کہ باوجود انکے اس مذہب کے پھر انکو کافر کیون کہا ہو۔ تو ہم کہینگے کہ کافر اسلئے کہا ہو کہ شریعت سے یہ بات یقینا معلوم ہو چکی ہو

کو بہت اچھا قرار دیا ہے۔ [illegible]

[illegible] ہوا

[illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] سے نہیں ہے۔

[illegible] ایسا ہی امام غزالی کا کہنا ہے [illegible]

[illegible] علامہ دوانی سے [illegible]

وغیرہ منقول ہوا

[illegible] امام غزالی [illegible] ابن تیمیہ [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] کے [illegible]

[illegible] کے

کلام اللہ ولخبرت انہ نزلت بہ ملائکۃ اللہ مثل روح الامین جبرئیل علیہ السلام
ھذہ العبارات فی الظاھر وکفرت بمعناھا فی الباطن وردوھا الی اصلھم اصل الضلال
وصاروا منافقین فی المسلمین وغیرھم من اھل الملل فیقولون ھذا القرآن کلام اللہ و
ھذا الذی جاءت بہ الرسل کلام اللہ ولکن المعنی انہ فاض علی نفس النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من العقل الفعال وربما قالوا ان العقل ھو جبرئیل الذی لیس علی الغیب
بضنین ای بخیل کانہ فیاض یقولون ان اللہ کلم موسی من عقلہ وان اھل الریاضۃ و
الصفا یصلون الی ما سمعہ موسی کما سمعہ موسی ۱۲ **حاشیہ**

کلام امام نجۃ الاسلام مدارج مدعی کی
شہادت مین صریح البیان اور جواس سے شرطی
وامتحانی اطاعت کا بغاوت ہونا اور فلاسفہ
وغیرہ کا جو اسی قسم کی اطاعت انبیا کرتے ہین
منکر رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے وہ عیان ہے
ولیکن مع ذالک مین **انرائبل سید احمد**
خانصاحب اور انکے خواص اتباع کو جو
ہمدردی وحمیت اسلام ظاہر کررہی ہین اور
جو کرتے ہین بزعم خود نصرت اسلام کے لئے
کرتے ہین اس حکم تکفیر مین شامل نہین کرتا۔
اور ان لوگونکو بجز چند کسان جہلا پنجاب
کے جو برملا انبیا علیہم السلام کی توہین
کرتے ہین اور انکو غلطی پر بتلاتے ہین۔
اور احکام شرعیہ کی پابندی چھوڑ بیٹھی
ہین اور گناہ ومخالفت شرع کی پروا نہین رکھتی
کافر کہنا پسند نہین کرتا اس امر سے بکمو بیش
خانصاحب اور انکے خواص اتباع کے بعضے ایسی
کارروایان جنسے اسلام کو فی الجملہ دھچکا پہنچتا ہے
مانع ہین جنکی تفصیل ہم بعد اختتام مبحث
مقصود کے اپنی اس رائے مین جو سید احمد خانصاحب
اور انکی تصانیف کی نسبت ہم ظاہر کرنا چاہتے ہین
قلم مین لاوینگے
اور باوجود کفر جاننے اس کارروائی کے
جو روو تحریف نصوص قطعیہ مین انہی ہورہی ہے
انکو کافر کہنے کی وجہ معقول بیان کرینگے
بناء علیہ معتقدین جناب موصوف ہماری کلام
کو انکی حق مین کلام دوستانہ وناصحانہ سمجھکر
اسمین غور وانصاف کو کام مین لاوین۔

* جسکو انگریزی محاورہ مستعملہ اہل تجارت مین ریویو کہتے ہین ۱۲

[illegible] دوستان رشتہ دون نے
[illegible] سکو
[illegible] سکیطرح توجہ بانے سے
عراض و غاض نفرا وین -

جن بہ ممدوح کا دوست و خیر خواہ ہون نہ
شمن بدخواہ اس تقریر کے تمام سے
ثبوت شق دوم کا منتظم ہوا اور اُسکے ختم
ہونے سے دلیل دوم کا اتمام ہوا اور کچھ
تتمہ اسکا بیان دلیل سوم مین بھی ہوگا -
ان شاء اللہ تعالے

دلیل سوم جس سے کلام جناب کا خصوصیت
نبوت محمدیہ کو مبطل ہونا ثابت ہوتا ہی یہ ہے
کہ آپ نے خاتمہ اس مضمون کا نشہس مین
ایک ایسی بات کہدی - جو اس خصوصیت کو
باطل کر رہی ہے - اور نہ اون اشخاص
کو عہدہ نبوت عطا کرتے ہے آپ نے
اس کلام کے جو نمبہ سوم مین منقول ہوا
فرمایا ہی

کیا ایسی حالت مین ختم رسالت
ہوسکتی ہی؟ ہان باشبہ مگر مشکل
یہ ہی کہ الفاظ کے عام مشہور معنی آدمی کے
دل کو شبہ مین ڈالدین - اسکو نبیا
نہین سمجھتا وہ عام لفظ اس خاص مقام
پر کس مراد سے مستعمل ہوا ہی فرض کرو
کہ ایک صندوقچہ تہا اور اسمین گلاب کا نہایت
خوشبودار ایک پھول رکھا تھا - اسکی
خوشبو سے اور اور نشانیون سے سمجھتے
تھے - بہت لوگ مانتے تھے - بہت نہ مانتے
تھے - ایک شخص آیا اور اُسنے وہ صندوقچہ
کہولکر سب کو وہ پھول دکھادیا سب بولا اچھے
کہ اتمام ہوگئی - یعنی یہ بات ختم ہوگئی - اب اسکے
کیا معنی ہین - کیا یہ معنی ہین کہ کوئی دوسرا
شخص اس صندوقچہ کو نہین کہولیگا - اور وہ
پھول کسی کو نہین دکھائیگا - یہ مطلب ہوتا تو
محض بیوقوفی کی بات ہی - بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اس امر کا ثابت کرنا کہ اس صندوقچہ مین
پھول ہی ختم ہوگیا یا انتہا کو پہنچ گیا اب اس
سے زیادہ کوئی نہین رکھسکتا - پس یہی معنے
ختم رسالت کے ہین -

روحانی ترقی یا تہذیب کے باب مین جو
کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماگئے وہ حد یا انتہا اُسکی ہی - اور اسی

کہ وہ خاتم ہین - اب اگر ہزارون لوگ ایسے پیدا ہون جن مین ملکہ نبوت ہو - مگر اس سے زیادہ کچھ نہین کہہ سکتے - رسول خدا صلعم نے ختم نبوت فرمایا ہے ملکہ نبوت کا ختم اور فیضان الہی کا خاتمہ نہین فرمایا بلکہ اولیاء امتی کمثل انبیاء بنی اسرائیل کے لفظ سے اس ملکہ نبوت کا تا قیامت جاری رہنا پایا جاتا ہے - مگر نبوت کا خاتمہ ہوگیا جیسے کہ اس بھول کے دکھا دینے سے اس بھول کے ثبات کا خاتمہ ہوگیا تہا"

اس کلام مین صاف تصریح ہے کہ آپ اس بات کے قائل نہین کہ جو کام آنحضرت نے کیا ہے وہ اور کوئی نہین کر سکتا - اور جو ملکہ نبوت آنحضرت مین تہا وہ اور کوئی شخص نہین رکھتا - بلکہ اسبات کے مدعی اور اسکلام مین مظہر کہ جو کام آنحضرت نے کئے ہین وہ ہزار دن لوگ کر سکتے ہین اور جو باتین آنحضرت نے بتائی ہین وہ لوگ اپنے ملکہ نبوت سے بتا سکتے ہین گو آپ پر زیادتی نکرین - جسقدر آپ نے بتایا ہے اسیقدر بتاوین - اس سے خصوصیت فرائض نبوت (جسکو منطقی اصطلاح مین خواص ولوازم سادیہ کہا جا سکتا ہے) کا ابطال ہوتا ہے اور ان لوگونکو جو وہ فرائض ادا کر سکتے ہین دعوی نبوت پہنچتا ہے - اسلئے کہ بوقت وجود لوازم وجود ملزوم ضروری ہے اور تحقق لوازم سادیہ بدون تحقق ملزوم محال ہے

اور یہ بات خصوصیت نبوت محمدیہ کی اس امت کے لئے مبطل ہے یہ تقریر لایق فہم واتقان منطق ہے - تقریر لایق فہم عوام اسمین یہ ہے - کہ اپنے اس کلام مین ہزارون اشخاص سے ان کا مون کا وقوع (جو آنحضرت صلعم سے واقع ہوئے) تجویز کیا تو گویا ان لوگونکو منصب نبوت دیدیا اور خصوصیت اس منصب کو آنحضرت سے مٹا دیا - اسلئے کہ ان ہی کا مون پر نبوت کا مدار ہے اور جب ان لوگونمین انکا تحقق مانا گیا ہے تو پہر انکے نبی ہونے مین کیا کسر باقی رہے

اور جو آپ نے حدیث اولیاء امتی کانبیاء بنی اسرائیل نقل کی ہے - جس سے یہ بات جتلائی ہین کہ وہ بات (یعنی ملکہ نبوت کا

باقی رہنا اور اُسکے ذریعہ سے اُن لوگوں کا جنہین وہ ملکہ ہی فرائض نبوت کو ادا ہی کرنا جسکو تمنے مبطل خصوصیت ٹھہرایا ہے) ہمنے خود نہین کہی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہے - پہراس سے ابطال خصوصیت نبوت کیونکر متصور ہے

تو جواب اسکا اولا یہ ہے کہ وہ بات آنحضرت نے ہرگز نہین کہی اور یہ حدیث باین الفاظ کسی کتاب حدیث مین نہ کبھی نہین گئی اور جن الفاظ سے یہ عوام مین مشہور ہی یعنی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ان الفاظ سے بھی صحت کو نہین پہنچی اور علماء حدیث کے نزدیک اسکی کچھ اصل ثابت نہین ہوئی **امام زرکشی** و حافظ **ابن حجر** عسقلانی و **کمال الدین** دمیری وغیرہ محدثین نے اسکو بے اصل کہا ہے چنانچہ اُنکے اقوال کو امام **شوکانی** و **علی قاری** وغیرہ متاخرین نے اپنے رسائل موضوعات مین نقل کیا ہے

ثانیا یہ کہ اگر بطریق فرض محال اسکا حدیث ہونا ہمین یقین ورکسی لفظ سے اسکو صحیح تسلیم کرین تو اسکے معنے وہ نہین جو آپ سمجھے ہین یا آپکے وہ معنی تائید کرتے ہین - کہ اولیاء یا علماء نبوت کا ایسا ملکہ رکھتے ہین - جسکے ذریعہ سے وہ احکام شرعیہ تعلیمات نبویہ بن بتائے اور بن سکھائے جان لیتے ہین اور بتا سکتے ہین **اس کے** معنی تو یہ ہین کہ علماء امت محمدیہ تبلیغ احکام نبویہ و سیاست و ہدایت امت محمدیہ مین انبیاء بنی اسرائیل کی مانند ہین **بنی اسرائیل** مین غالبًا ایک نبی دوسرے کی جگہ آتا تو اسکی تعلیم و شریعت کی اقامت و اشاعت کرتا **اس امت** مین آنحضرت کے بعد سلسلہ نبوت کا تو انقطاع ہوا مگر کام وہی جاری ہے جو انبیاء بنی اسرائیل اور اُنکے نائب نبیون مین جاری تھا -

اب اگر آپ یا آپکے احباب یہ فرماوین کہ یہ حدیث نہ سہی اور احادیث و اقوال علماء ہماری بات کے موید ہین جو کشف و الہام اولیاء کرام کے مثبت ہین - جنسے ثابت ہوتا ہی جو کام نبی کرتے ہین وہ اولیا کر سکتے ہین اور جہان نبی وہ علم بتا سکتے ہین وہ لے سکتے ہین

فروی البخاری وغیرہ عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلعم انہ قال ان یکن فی امتی احد فانہ عمر تو
فان یک فی امتی منہم احد فانہ عمر ذکرہ عن محمد
ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلعم قد کان
فی بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء
فان یک فی امتی منہم احد فعمر - وہذا نص علی ان غیرہ

وقال ابن العربی فی الفتوحات وقع لی اولا
ان جعل فی ہذا الکتاب فصلا فی العقائد
المویدۃ بالدلایل القاطعۃ والبراہین الساطعۃ
ثم رایت ان ذلک تشغیب علی المناصب طالب
للریاسۃ معرض عن شجان الجود فانہ اذا لزم الخلوۃ
والذکر فرغ المحل من الفکر وقعد فقیرا
ببب اللہ صفحہ اللہ واعطاہ من العلم
والاسرار والمعارف الربانیۃ
التی انبی بہا اللہ تعالی علی عبدہ
خضر فقال آتیناہ رحمۃ من عندنا
وعلمناہ من لدنا علما وقال ان تتقوا
اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم
نورا تمشون بہ

ترجمہ بخاری وغیرہ نے بروایت ابوہریرہ آنحضرت
روایت کیا ہے کہ تم سے پہلے ایسے لوگ ہوئے ہین جو
نبی نہوتے اور اُنسے خدا تعالے یا فرشتے باتین
کر جاتے - سو اگر میری امت مین کوئی ہوا تو عمر ہوگا
اور یہ حدیث صاف ناطق ہے کہ عمر کو یہ ملکہ ہے کہ اُنکو
الہام ہوا اُن سے فرشتے باتین کرین -

ابن عربی نے **فتوحات** مین کہا ہے میرے
خیال مین پہلے یہ آیا تھا کہ اس کتاب (فتوحات)
مین ایک فصل عقائد مقرر کرون جو قطعی دلائل
اور روشن براہین سے مویدہون - پھر مینے
سمجھا کہ یہ کام اُسکے لئے جو تیار و مستعد اور فیضان الٰہی کا
متعرض ہو پراگندی کا موجب ہے
وہ خلوت اور ذکر الٰہی کو لازم کر گیا - اور اپنے دل کو
سوچ وغیرہ سے خالی کر کے اللہ تعالے کے دروازہ
پر فقیر ہو کر بیٹھ جاویگا تو اسپہ فیضان الٰہی ہوگا -
اور اللہ تعالی اسکو وہ علم و اسرار و معارف عطا
فرمائیگا جو اپنے بندہ خضر علیہ السلام کی صفت مین
بیان کیا ہے - چنانچہ کہا ہے ہمنے اسکو اپنے پاس سے
رحمت بخشی اور اپنے لدنی (پاس والی) علم سے علم دیا
اور فرمایا کہ (لوگو) اگر تم اللہ سے ڈروگے تو تمکو
اللہ تعالے ایسا علم دیگا - جو حق و باطل مین فرق کرے

اور ایسا نور عطا کریگا جس سے تم اُسکے راہ چلو

قیل للجنید بما نلت ما نلت قال بجلوسی تحت تلك الدرجة ثلثین سنة

کسی نے جنید (بغدادی ولی مشہور) سے پوچھا کہ آپنے جو کچھ پایا کسطرح پایا وہ بولے اس درجہ طوق (ذکر) مین تیس برس بیٹھنے سے

وقال ابو یزید اخذنا علمکم میتا عن میت واخذنا عن الحی الذی لا یموت

ابو یزید رح (بسطامی ولی مشہور) نے فرمایا تمنے مردون سے علم سیکھا ہی جو آپنے پہلے مردون سے سیکھے تھے۔ اور ہمنے اس خداوند سے سیکھا ہی جو زندہ ہی اور کبھی نہین مریگا۔

فیحصل لصاحب هذه الخلوة مع الله تعالی من العلوم والمعارف ما لا یحصل لارباب الافکار والعقول لانها

ایسی خلوت والی کو وہ علوم و معارف حاصل ہوتے ہین جو ارباب فکر و اصحاب عقل کو حاصل نہین ہوتے اسلئے کہ وہ علوم عقلی نظر سے پرے پرے ہین اور یہ بھی شیخ نے فتوحات مین کہا کہ علم اسرار عقلی طور سے اوپر ہے۔ اور وہ روح القدس کی طرف سے ہوکر سارے دینی علم ہوتا ہی جس سے نبی اور ولی معصوم ہوتے ہین

وقال الغزالی فی المجلد الثالث من الاحیاء فی بیان الفرق بین الالهام والتعلم والفرق بالنظر بطریق الصوفیة واستکشاف العلوم من رب العالمین

امام غزالی رح نے احیاء العلوم کی تیسری جلد مین کہا ہی الہام اور اکتساب کے فرق۔ اور طریق صوفیہ اور اہل نظر و فکر کے فرق کا بیان۔

اعلم ان العلوم التی لیست ضروریة انما تحصل فی القلب فی بعض الاحوال بختلف احوال تحصیلها فتارة تهجم علی القلب

تو جان لے جو علوم ہر ایک کے لئے ضروری نہین وہ بعضے دلون مین بعض حالات مین پائے جاتے ہین اور اُنکے حصول کے حالات مختلف ہین کبھی تو اُن

کانہ القی فیہ من حیث لا یدری
وتارۃ تکتسب بطریق الاستدلال
والتعلم فالذی یحصل لا بطریق
وحیلۃ الدلیل یسمی الہاما والذی
یحصل بالاستدلال یسمی اعتبارا و
استبصارا ثم الواقع فی القلب بغیر
حیلۃ وتعلم واجتہاد من العبد یفہم
الی ما لا یدری العبد انہ کیف حصل
لہ ومن این حصل والی ما یطلع معہ علی
السبب الذی منہ استفاد ذلک العلم
وہو مشاہدۃ الملک الملقی فی القلب
والاول یسمی الہاما ونفثا فی الروع
والثانی یسمی وحیا ویختص بہ الانبیاء
والاول یختص بہ الاولیاء والاصفیا
والذی قبلہ وہو المکتسب بطریق
الاستدلال یختص بہ العلماء

علوم کا دل پر ایسا ہجوم ہوتا ہی کہ گویا اسمین وہان
سے ڈالے جاتے ہین جہان سے خبر نہین ہوتی
اور کبھی بطور استدلال وتعلیم پانے کے انکا کسب
ہوتا ہی - پس جو اکتساب دلیل کے حیلہ سے نہو
اسکو الہام کہتے ہین اور جو استدلال کے ذریعہ سے
ہے اسکو اعتبار واستبصار یعنی سوچنا دیکھنا کہتے ہین پہر
جو دل مین حیلہ سیکھنے واجتہاد کے سوا ہی حاصل ہو وہ
دو قسم ہی - اول وہ جسکو انسان نہین جانتا کہ
وہ کہان سے آیا اور کیونکر حاصل ہوا دوم وہ جسکے
سبب پر جس سے وہ علم آیا نیز اطلاع ہو وہ فرشتہ
کا دیکھنا ہی جو دل مین بات کا القا کرتا ہی -
قسم اول کو الہام اور جسمین بات ڈالنا کہتے ہین
قسم دوم کو وحی بولتے ہین جس سے نبی مخصوص ہوتے
ہین اور قسم اول سے ولی مخصوص ہوتے - اور
جو ان دونو سے پہلے ہے یعنے جو استدلال سے
حاصل ہو اس سے علماء ظاہری مخصوص ہین -

تو جواب اسکا یہ ہی کہ آپ تو ان باتون کے قائل نہین نہ وجود ملائکہ کو مانین - نہ سوائے عقل اور
طور سے الہام ہونے یا وحی پہنچنے کو برحق جانین - ان باتونکو آپ انبیاء کے لئے تجویز نہین
کرتے اور نبوت کی حقیقت اسکے سوائے کچھ نہین سمجھتے کہ وہ فکر اور سوچ کا نتیجہ ہے اور قانون
قدرت مین غور وتامل کا ثمرہ تو پہر اولیا یا علماء کے لئے کب تجویز کر سکتے ہین اور ان احادیث
واثار واقوال سے جو ان باتون کے متضمن ہین کب استدلال واحتجاج کر سکتے ہین - اور

اگر ان عبارات کو الزاماً پیش کریں اور ہمکو ان باتونکے معتقد سمجھکر بمعرض احتجاج مین لاوین تو

جواب اسکا یہ ہے کہ کشف والہام جو ان احادیث و آثار مین وارد ہی بیشک تسلیم کیا جاتا ہے

ولیکن کسی حدیث یا اثر یا قول مقتدا سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ کشف یا الہام غیر نبی کا الہام نبی کا کام دیتا ہی اور اسکو ملکہ نبوت (جسمین خطا سے عصمت و تلبیس ابلیس سے امن و محافظت کا ہونا لازم ہے) کہا جا سکتا ہی اور اُسکے ذریعہ سے احکام شرعیہ پر یقیناً اطلاع ممکن ہے اور جسمین وہ ہووے (اُن اشخاص کے مانند (جو صندوقچہ کھولکر وہ پھول دیکھا سکتے ہین)۔ فرائض نبوت ادا ہی کر سکتا ہی اور اُسکی کارروائی کا شرعاً کچھ اعتبار ہی۔ بلکہ احادیث و آثار و اقوال علماء اخیار سے برخلاف ان سب امور کے یہ ثابت ہی کہ کشف والہام نبی کا کام نہین دیتا اور جسمین وہ ہووے اسکے ذریعہ سے احکام شرعیہ دریافت نہین کر سکتا۔ اور اگر اسکو کچھ دریافت بھی ہو تو وہ جب تک قرآن و حدیث پر اسکو پیش نکرے اور اُسکی تائید و شہادت اسمین نہ پاوے اسکا اعتبار نہین کر سکتا اور ان باتونکو خدا کیطرف سے سمجھ نہین سکتا گو اسمین اس الہام کا پایا جانا یقیناً ثابت ہو۔ نص شارع سے معلوم ہو یا تجربہ و مشاہدہ سے محقق ہو

حضرت عمر ہے کے الہام کو (جسکو سوال مین منصوص مانا گیا ہی) خیال کرو آنحضرت کے زمانہ مین قائم مقام الہام نبوی نہین ہوا۔ اور بدون توافق کتاب و سنت معتبر نہین سمجھا گیا۔ اسواسطے اُنکی بعض باتونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رد کر دیا ہی اور بہتیری باتونکو انکے چھوٹے چھوٹے اتباع نے نہین مانا اور کئی باتون سے انہون نے خود رجوع کیا ہی۔ چنانچہ تفصیل اسکی بفضلہ عبارت فرقان عنقریب آتی ہی۔ پھر اور کسی کے الہام کی کیا وقعت و حقیقت ہی

حضرت عمر تو فقط ولی تھے اور شہادت پیغمبر سے ملہم و محدث ہی کہلائے۔ آنحضرت کی نبوت کے بعد اگر موسی جیسے نبی (جنکے ملکہ نبوت اور نبی ہونے پر اللہ تعالے کی شہادت موجود ہے) موجود ہوتے تو وہ اپنے الہام کو ہمرالہام ہمپر آخر زمان نہ سمجھتے اور بدون استشہاد الہام آنحضرت کے

اسکو ادراک احکام شرعیہ مین کافی نہ جانتے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی - رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان - ترجمہ اگر موسی زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے متابعت کے سوائے کچھ گنجائش نپاتے - اور امام غزالی جوڑے کشفی والہامی مشہور ہین جنکی عبارت مشتبہ الہام تامدسوال مین مسطور ہے اسی عبارت کے متصل صفحہ ۱۶ جلد ۳ احیاء کے فرماتے ہین +

بیان تسلط الشیطان علی القلب بالوسوسۃ ومعنی الوسوسۃ وسبب غلبتہا ثم ضرب للقلب مثلا مفادہ تصویر دخول الوساوس الیہ ثم ذکر مداخل الوساوس الیہ من الحواس الخمسۃ الظاہرۃ والقوی الباطنۃ من الشہوۃ والغضب وغیرہا وفسر الوسوسۃ والالہام والملک والشیطان والتوفیق والخذلان - ثم قال ولما کان لا یخلو قلب عن شہوۃ وغضب وحرص وطمع وطول امل الی غیر ذلک من الصفات البشریۃ المنشعبۃ عن الہوی لا جرم لم یخل قلب عن ایکون للشیطان فیہ جولان بالوسوسۃ -

ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ شیطان - قالوا وانت یا رسول اللہ قال وانا الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر

دل پر شیطان کی سلطنت اور معنی وسوسہ اور اسکے غلبہ کے سبب کا بیان -

پہر امام غزالی نے دل کی ایک ایسی مثال جسمین وسوسہ آنیکی صورت کا بیان ہو بتلائی - پہر وسوسہ کے رستہ کو ذکر کیا جو ظاہری حواس ہی اور باطنی قوتین جیسی شہوت وغضب وغیرہ اور معنی وسوسہ والہام و فرشتہ وشیطان اور توفیق وخذلان کو بیان کیا پہر کہا -

جب کوئی دل شہوت وغضب وحرص وطمع اور لمبی امید وغیرہ صفات بشریہ سے جو ہوائے نفسانی کی شاخین ہین خالی نہوا تو ضرور ہوا کہ کوئی دل ایسات سے خالی نہو کہ شیطان کو اسمین وسوسہ کے ساتھ جولان ہو - اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا ہے تم مین سے کوئی ایسا نہین جسکے ساتھ شیطان نہو صحابہ نے کہا آپ بھی ایسے ہین - فرمایا ہان مین بھی ایسا ہی تھا لیکن اللہ تعالے نے مجھپر شیطان پر غلبہ دیدیا ہے

باقی آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.